کتاب وحکمت

اَخذ وترجمہ: حافظ حسن مدنی

'اے اُمتِ قرآن! قرآن کی طرف پلٹ آؤ'

پنجاب قرآن بورڈ کے اجلاس سے امامِ کعبہ شیخ عبدالرحمٰن سدیس حفظہ اللہ کا خطاب

تمام تعریفیں اس اللہ ربّ العالمین کے لئے جس نے اپنے بندے پر قرآنِ مجید نازل کیا تاکہ وہ اس کے ذریعے بنی نوع انسان میں اللہ کا تقویٰ پیدا کرے۔ درود وسلام ہو اس ذاتِ اقدسؐ پر جسے اللہ تعالیٰ نے ہدایت، خوشخبری اور اس کے حکم سے اسکی طرف بلانے والا اور روشن چراغ بنا کر بھیجا، نبی مکرم ﷺ اور آپکے فرمانبردار ساتھیوں پر کروڑوں رحمتیں اور سلام ہو۔ اما بعد

محترم جناب وزیراعلیٰ پنجاب چوہدری پرویز الٰہی (نگرانِ اعلیٰ قرآن بورڈ)، قاری محمد حنیف جالندھری (چیئرمین قرآن بورڈ) اور معزز حاضرین مجلس! السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ

قرآنِ کریم کی مناسبت سے آج کی بابرکت صبح میں منعقد کی جانے والی اس مبارک مجلس میں آپ سے ملاقات کو میں اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتا ہوں۔ قرآن بورڈ کے اس اجلاس میں آپ حضرات کی شرکت قرآنِ کریم سے آپ کے والہانہ تعلق اور دلی لگاؤ کا بین ثبوت ہے۔ قرآنِ کریم کے موضوع پر گفتگو عظیم خوش بختی سے کم نہیں کیونکہ قرآن ہی درحقیقت ہماری سعادت اور عزت وشرف کا مرکز ومحور ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ﴾ (الزخرف:۴۴)

''بلاشبہ یہ قرآن آپ اور آپ کی قوم کے لئے پیامِ نصیحت ہے، عنقریب تم سے پوچھا جائے گا۔''

﴿لَقَدْ اَنْزَلْنَا اِلَيْكُمْ كِتَابًا فِيْهِ ذِكْرُكُمْ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ (الانبیاء:۱۰)

''ہم نے تمہاری طرف ایسی کتاب نازل کی ہے جس میں تمہارا ہی تذکرہ ہے، پھر تم عقل سے کام کیوں نہیں لیتے؟''

اپنے عظیم متکلم عزوجل کی طرح یہ قرآنِ مجید حجت قائم کرنے میں بہت پختہ اور لوگوں کی پیروی سے مستغنی ہے۔ یہ کتاب اس اُمت کی عظمت کا نشان ہے اور اللہ تعالیٰ نے اُمت

www.KitaboSunnat.com

ِاسلامیہ کو یہ عظیم کتاب نازل فرما کر عزت وناموری بخشی ہے، فرمانِ نبویؐ ہے:

«إن الله يرفع بهٰذا الكتاب أقوامًا ويضع به آخرين» (صحیح مسلم:۱۳۵۳)

''اس کتاب کے ذریعے اللہ تعالیٰ قوموں کو رِفعتیں عطا فرماتا اور بعضوں کو پست کردیتا ہے۔''

ملت ِاسلامیہ کا فرض ہے کہ کھوئی عظمتوں کو دوبارہ حاصل کرنے کے لئے اس کتابِ عظیم سے اپنے تعلق کو مضبوط بنائے۔ مجھ سے پہلے جناب قاری محمد حنیف جالندھری نے اپنے خطاب میں قرآن بورڈ کے اَہداف کا تذکرہ کرتے ہوئے اس کے ۱۰ مقاصد پیش کیے۔ میں بھی آپ کے سامنے قرآنِ کریم سے تعلق واستفادہ کے ۱۰/ اہداف و مقاصد پیش کرنا چاہتا ہوں، گوکہ یہ اَہداف ان سے کافی مختلف ہیں جن کا تذکرہ قاری صاحب نے اپنے خطاب میں کیا ہے۔ قرآنِ کریم کے سلسلے میں یہ ۱۰/ اہداف ہمارے پیش نظر رہنے چاہئیں:

① کتاب اللہ پر ایمان لانا: اس کی تصدیق کرنا اور اللہ کی سچی کتاب ہونے کا پختہ اعتقاد رکھنا۔

② اس کلام مقدس کی فضیلت کو جاننا: جیسا کہ فرمانِ نبویؐ ہے:

''کلام اللہ کی فضیلت دیگر کلاموں پر ایسے ہی ہے جیسے اللہ تعالیٰ کو اپنی تمام مخلوقات پر بے پناہ فضیلت حاصل ہے۔'' (سنن دارمی)

③ قرآنِ کریم کی تلاوت سے اپنے دلوں کو سیراب کرنا: جیسا کہ قرآنِ کریم میں مؤمنوں کی صفات میں یہ بیان ہوا ہے:

﴿اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ ...﴾ (فاطر:۲۹)

''وہ لوگ جو اللہ کی کتاب کی تلاوت کرتے اور نماز کو قائم کرتے ہیں......''

﴿اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ﴾

''وہ لوگ جنہیں ہم نے کتاب عطا کی ہے، وہ اس کی تلاوت کا حق ادا کرتے ہیں۔ یہی لوگ اس پر (حقیقی) ایمان لانے والے ہیں۔'' (البقرۃ:۱۲۱)

نبی کریم ﷺ کا فرمانِ گرامی ہے:

«من قرأ حرفًا من كتاب الله فله به حسنة والحسنة بعشر أمثالها ، لا أقول الم حرف ولكن الف حرف ولام حرف وميم حرف» (سنن ترمذی:۳۱۱۰)

''جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف تلاوت کیا، اس کے لیے اس کے بدلے ایک نیکی ہے اور

www.KitaboSunnat.com

ایک نیکی دس گنا تک بڑھا دی جاتی ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ الم ایک حرف ہے بلکہ 'الف' ایک حرف، 'ل' ایک حرف اور 'م' ایک حرف ہے۔''

④ اس کتاب میں غور وفکر کرنا: قرآنِ کریم کو نازل کرنے کا مقصد اس میں فکر وتدبر کرنا ہے۔ اسے الماریوں میں سجانے اور عمارتوں کی زینت بڑھانے کے لئے نازل نہیں کیا گیا، لہٰذا عوام وخواص کا یہ فرض ہے کہ اس میں غور وفکر کو اپنی زندگی کا معمول بنائیں۔قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے یہی فرمایا ہے:

﴿كِتَابٌ اَنْزَلْنَاهُ اِلَيْكَ مُبَارَكٌ لِّيَدَّبَّرُوا آيَاتِهِ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَاب﴾

''ہم نے آپؐ پر یہ کتاب اس لئے نازل کی ہے تاکہ یہ لوگ اس میں غور وفکر سے کام لیں اور عقل وشعور والے اس سے نصیحت حاصل کریں۔'' (صٓ:۲۹)

نزولِ قرآن کا ہدف محض تلاوت نہیں بلکہ تلاوت کے ذریعے اس میں تدبر وتفکر کرنا ہے۔

⑤ قرآنِ کریم کے فرامین پر عمل بجا لانا: قرآنِ کریم کی تلاوت کا مطلب اللہ سے ہم کلام ہونا ہے۔ اور اللہ کے ہم سے کلام کرنے کا مقصد ہمیں رہنمائی اور ہدایت دینا ہے۔ واضح رہے کہ قرآنِ کریم عمل واعتقاد اور توحید کی کتاب ہے جس پر عمل کرنا سنتِ مطہرہ کی تعلیم کے بغیر ممکن نہیں۔تعلیم وتعلّم کے ہر میدان میں ہمیں کتاب وسنت سے بھرپور استفادہ کرنا چاہئے۔قرآن صحیفۂ ہدایت ہے، جیسا کہ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿إِنَّ هٰذَا الْقُرْآنَ يَهْدِىْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ﴾ (الاسراء:۹)

''بے شک یہ قرآنِ اس راہ کی طرف راہنمائی کرتا ہے جو سب سے سیدھی ہے۔''

قرآن ہمیں عبادات، معاملات، فضائل واخلاق، غرض ہر معاملے میں رہنمائی دیتا ہے۔ قرآن خواہشاتِ نفسانی کا خاتمہ کرتا اور ہدایاتِ ربانی سے دلوں کو معمور کرتا ہے۔

⑥ قرآنِ کریم میں بیان کردہ اخلاقِ حسنہ کو اختیار کرنا: جیسا کہ اُمّ المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ نے نبی کریم ﷺ کے بارے میں فرمایا کہ

«کان خُلُقه القرآن» (مسند احمد:۲۳۴۶۰،صحیح) ''وہ قرآن کا خلقِ مجسم تھے۔''

اس کا مطلب یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ قرآنِ کریم کے حلال کردہ اُمور کو حلال جانتے، حرام کردہ باتوں سے اجتناب کرتے، قرآنِ کریم کے صریح احکامات کی پیروی بجا لاتے اور مشتبہ

www.KitaboSunnat.com

اَحکام پر ایمان رکھتے اور قرآنِ کریم کی تلاوت کا حق ادا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کا زندگی بھر معمول یہ تھا کہ کسی بھی معاملے کا فیصلہ قرآنِ کریم کی ہدایت یا اللہ کی طرف سے احادیث کی صورت میں ملنے والی وحی پر موقوف ٹھہراتے۔

⑦ قرآنِ کریم کو حَکَم اور فیصل ماننا: مسلمانوں کو چاہئے کہ قرآنِ کریم کے ساتھ ہی اپنے ہر مسئلے اور تنازعے کا فیصلہ کریں، جیسا کہ قرآنِ کریم میں ہے:

﴿فَلَا وَ رَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَ يُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا﴾ (النساء:٦٥)

''آپ کے ربّ کی قسم! یہ لوگ اس وقت تک ایمان والے نہیں بن سکتے جب تک اپنے جھگڑوں میں آپ ﷺ کو فیصلہ کن حیثیت نہ دے دیں، پھر آپؐ کے فیصلوں پر ان کے دلوں میں معمولی سی خلش بھی محسوس نہ کریں اور دل وجان سے اس کو تسلیم کرلیں۔''

⑧ قرآنِ کریم سے جملہ نوعیت کے امراض کی شفا حاصل کرنا: کیونکہ قرآنِ کریم کا ایک وصف 'شفا' بھی ہے جس میں بدنی، ذہنی اور عقلی ہر قسم کے اَمراض کی شفا شامل ہے۔ چنانچہ ہر قسم کی کوتاہیوں کی تلافی کے لئے قرآنِ کریم سے رہنمائی حاصل کرنا ازبس ضروری ہے۔ قرآن کریم معنوی اور مادّی ہر قسم کی شفا کا منبع ومرکز ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَ نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَ لَا يَزِيْدُ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾ (الاسراء:٨٢)

''ہم نے قرآن کو مؤمنوں کے لئے شفا اور رحمت بنا کر نازل فرمایا ہے۔ اور ظالموں کو نقصان وخسارہ میں اضافہ کے سوا اس سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔''

⑨ ہمارا یہ دِلی اعتقاد ہونا چاہئے کہ زمان ومکان کے تغیرات اور بدلتے تقاضوں میں قرآنِ کریم ہی وہ واحد کتابِ ہدایت ہے جو ہمارے باہمی اختلافات کے حل میں کسوٹی بن سکتا ہے، جیسا کہ فرمانِ نبویؐ ہے:

«تركتُ فيكم أمْرين لن تضلوا ما تمسكتم بهما: كتاب الله وسنة رسوله»

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جارہا ہوں: اگر اِنہیں مضبوطی سے تھامے رکھا تو کبھی گمراہ نہیں ہوگے: اللہ کی کتاب اور اس کے رسول ﷺ کی سنت'' (مؤطا: ١٣٩٥)

www.KitaboSunnat.com

⑩ ہمیں چاہئے کہ قرآنِ کریم کو اپنی قوم کی تعلیم و تربیت کا مرکز ومحور بنائیں اور اس کی تعلیم کے زیادہ سے زیادہ امکانات پیدا کریں۔ اپنی اولاد، معاشرہ اور ملتِ اسلامیہ کی اصلاح کے لئے قرآنِ کریم کی تعلیم کو زیادہ سے زیادہ عام کریں۔ تعصّبات، گروہ بندی اور اختلافات کے خاتمہ کا ایک ہی طریقہ ہے کہ سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھام لیں۔ قرآنِ کریم کا مسلمانوں کو تو یہ حکم ہے:

﴿وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا وَتَذْهَبَ رِيحُكُمْ وَاصْبِرُوا﴾ (الانفال:۴۶)

''اور آپس میں تنازعہ نہ کرو، تم پھسل جاؤ گے، تمہاری ہوا اُکھڑ جائے گی، صبر سے کام لو۔''

میں پوچھتا ہوں کہ آج قرآن پر ایمان کہاں ہے؟ جو قوم بھی قرآنِ کریم کے احکامات پر عمل پیرا ہوگی، اس کے حالات کی ضرور اصلاح ہوجائے گی۔ قرآنِ کریم محض اِنذار وتبشیر کے لئے نازل نہیں ہوا، بلکہ درحقیقت اس کے مطابق عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہمیں نزولِ قرآن کے اس اصل ہدف کو پورا کرنے کی بھرپور جستجو کرنی چاہئے۔ اُمت کے حالات کی اس وقت تک اصلاح نہیں ہوسکتی جب تک کہ وہ بحیثیتِ مجموعی قرآن کی طرف رجوع نہ کرلے۔

◉ اس وقت پوری اُمتِ مسلمہ میں رجوع الیٰ القرآن کی قوی تحریک پیدا ہونی چاہئے۔

◉ پاکستان، سعودی عرب اور پوری مسلم اُمہ میں قرآن کی تعلیم کے مراکز قائم ہونے چاہئیں۔

◉ قرآن سیکھنے اور سکھانے والوں کو معاشرے میں مؤثر مقام دیا جانا چاہئے۔

کیونکہ قرآن میں ہی وہ قوت ہے جس کے ذریعے ہم ہر دور کے ہمہ نوعیت چیلنجوں سے بخوبی عہدہ برا ہوسکتے ہیں۔ اُمتِ مسلمہ کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ دوسرے مذاہب وادیان کی کتب کے مقابلہ میں ان کے پاس ایسا دینی ورثہ موجود ہے جو لفظاً ومعنیً تحریف وتبدل سے پاک ہے، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ﴾ (الحجر:۹)

اے اُمتِ قرآن! قرآن کی طرف لوٹ آؤ، زندگی کے ہر مسئلے میں قرآن کی ہدایت کو لازم پکڑو۔ قرآن کی خدمت ہر مسلمان کے لئے سرمایۂ افتخار ہے۔ قرآن کی خدمت کے لئے قائم شدہ 'قرآن بورڈ' کے اس اجلاس میں، میری شرکت اور آپ لوگوں سے ملاقات میرے

www.KitaboSunnat.com

لئے انتہائی مسرت اور دلی سرور کا باعث ہے۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں میری دعا ہے کہ وہ آپ کی مخلصانہ خدمات کو قبول فرمائے، آپ کو اس سے زیادہ قرآن کی خدمت کرنے اور اس پر عمل بجالانے کی توفیق مرحمت فرمائے۔آپ کی کاوشوں کو ثمر آور بنائے۔ بالخصوص اس مجلس کے منتظمین اور قرآن بورڈ کے ذمہ داران کا میں خصوصاً شکر گزار ہوں کہ اُنہوں نے مجھے آپ سے چند باتیں کہنے کا موقع عنایت فرمایا۔

☜ میں آخر میں آپ حضرات کو یہ توجہ بھی دلانا چاہوں گا کہ آپ کو قرآن بورڈ کے زیر اہتمام احادیث ِنبویہؐ کی خدمت اور اس میں موجود پیغام کو پھیلانے کے لئے بھی ایک خصوصی شعبہ قائم کرنا چاہئے کیونکہ فرامین ِنبویہؐ کو نظرانداز کرکے قرآنِ کریم سے کماحقہ استفادہ ممکن نہیں۔ اس طرح یہ سنٹر 'مرکز ِقرآن وحدیث' یا 'مرکز ِقرآن وسنت' کی شکل میں اپنی خدمات انجام دے سکتا ہے۔اگر ایسا ہوجائے تو یہ 'خیر پر مستزاد خیر' اور 'نورعلیٰ نور' کے مترادف ہوگا۔

یہ حکومت ِپنجاب کا ایسا قابل ِرشک منصوبہ ہوگا جس کے بارے میں قرآنِ کریم کے الفاظ میں﴿ وَفِي ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُونَ﴾ کہ یہ ہیں ایسے قابل رشک اقدامات جن کے بارے حکومتوں کو آپس میں ایک دوسرے سے مسابقہ ومقابلہ کرنا چاہئے۔

☜ بلکہ میں اس پر ایک مزید منصوبے کا اضافہ کرنا چاہوں گا کہ حکومت ِپنجاب کو چاہئے کہ قرآنِ کریم سے تعلق کو مضبوط کرنے اور اس کی معاشرتی تاثیر کو فروغ دینے کے لئے پنجاب بلکہ پاکستان بھر کی سطح پر 'مقابلہ قرآنِ کریم' کے انعقاد کا آغاز کیا جائے جسے بعد ازاں 'عالمی مسابقہ قرآنِ کریم' کی شکل بھی دی جاسکتی ہے۔ یاد رہے کہ اس نوعیت کے مقابلوں کو سرکاری سطح پر منعقد کرنے کی روایت دنیا بھر کے متعدد اسلامی ممالک میں کافی مستحکم ہوچکی ہے۔آخر میں ایک بار پھر آپ حضرات سے اس ملاقات پر آپ کا شکر گزار ہوں اور آپ کے لئے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول ومنظور فرمائے اور آپ کے عمل کو صراطِ مستقیم پر استقرار واستقلال نصیب فرمائے اور ہم سب کو قرآنِ کریم کے حقوق کماحقہ ادا کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔ آمین!

(خطاب بمقام: وزیر اعلیٰ ہاؤس، ۷ کلب روڈ، مؤرخہ ۳۱ مئی ۲۰۰۷ء، ۱۱ بجے صبح)

www.KitaboSunnat.com